بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ٹیلیفون نمبر

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم دوشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ ہجرت آج شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج حضور سے قریباً ستره افراد کو شرف ملاقات بخشا۔ ان میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ بھی تھے۔ ان کے علاوہ جماعت دہم دینیات کلاس کے ۴۰ کے قریب طلباء کو بھی حضور نے شرف ملاقات بخشا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

کل ۵ بجے کے قریب مجلس خدام الاحمدیہ نے مولوی محمد صادق صاحب مجاہد سماٹرا اور مرزا منور احمد صاحب اور محمد عبد اللہ صاحب کے اعزاز میں جو امریکہ تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں ٹی پارٹی دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی اور تبلیغ اسلام کے متعلق نہایت اہم تقریر فرمائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۴ | ۱۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش | ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶۵ ھ | ۱۳ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۱۲

ہندوستان کی سیاسی الجھن

کیا پاکستان کا مطالبہ جائز مطالبہ نہیں؟

گذشتہ سے پیوستہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

اپنے گذشتہ مضمون میں جو "الفضل" مورخہ ۱۰ اپریل میں شائع ہو چکا ہے میں نے ہندوستان کی موجودہ سیاسی الجھن کے بارے میں بعض خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اور پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان کے متعلق ہر دو قوموں کا نظریہ پیش کر کے بتایا تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مطالبات کا اصل اور دلائل کا خلاصہ کیا ہے۔ اور یہ کہ پاکستان کے حق دلیل کے متعلق بعض اخبارات نے کیا کہا ہے اور مسلمانوں کی کمزوری اور مظلومیت کی طرف اہل وطن کو توجہ دلائی تھی۔ اس کے بعد گو میں میرے پاس ابھی تین چوتھائی مضمون کے نوٹ باقی تھے۔ میں نے ایک مصلحت کے ماتحت بقیہ حصہ کا لکھنا ترک کر دیا۔ لیکن ایک بات جو اس بحث میں خاص اصولی رنگ رکھتی ہے اور گویا سارے فیصلہ کی بنیاد سمجھی جانی ضروری ہے۔ اور یہ مضمون اس اصولی امر کی تشریح کے لئے لکھ رہا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ

وہ اصولی سوال جس کی طرف میں نے اوپر اشارہ کیا ہے یہ ہے کہ کیا مسلمانوں کی طرف سے پاکستان کا مطالبہ جائز مطالبہ نہیں؟ اس سوال کا سیدھا اور صاف جواب یہ ہے کہ جب ایک قوم اپنے معاملات میں آزادانہ طور پر خود اختیاری کے رستہ پر گامزن ہونے کے لئے کوئی خاص نظام یا خاص طریق عمل اختیار کرنا چاہے تو دنیا کے ہر معروف اخلاقی قانون کے ماتحت اسے اس کا حق ہے اور کسی دوسرے کو اس کے اس حق میں روک ڈالنے یا ستد راہ ہونے کا اختیار نہیں ہے کیونکہ جس طرح طبعاً اور فطرتاً ہر شخص اپنے گھر کا مالک ہے اور اس کے گھر کے اندرونی نظم و نسق میں کسی دوسرے کو دخل دینے کا اختیار نہیں۔ اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر ہر قوم اپنے گھر کی آپ مالک ہے۔ اور اسے یہ اختیار ہے کہ اپنے گھر کے معاملات کو جس طرح چاہے چلا سکے۔ اور جس طرح چاہے نظام پیدا کرے۔ اس پر کاربند ہو سکے۔ اس اختیار کو محدود کرنا اور اس کی مرضی کے خلاف اسے کسی دوسری قوم یا دوسری حکومت کی ماتحتی اختیار کرنے پر مجبور کرنا ایک بدترین قسم کی غلامی ہے جو اپنے نتائج کی وسعت کے لحاظ سے انفرادی غلامی سے بھی بہت زیادہ خطرناک اور بہت زیادہ خوفناک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب فرعون مصر نے حضرت موسےٰ پر یہ احسان جتایا کہ تو ہمارے گھر کے ٹکڑوں پر پلا ہے۔ تو حضرت موسےٰ نے یہ سلطنت جواب دیا کہ تو ہمارے گھر کے ٹکڑوں پر پلنے والے بچے کو باہر نکال کر پال لینا ایک معمولی قسم کی نیکی ہے جس پر مجھے اس طرح فخر کرتے ہوئے شرم محسوس ہونی چاہئے۔ مگر جو تو نے ایک قوم کی قوم کو غلام بنا رکھا ہے یہ کہاں کا انصاف ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے:

قال الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من عمرک سنین ... قال ... وتلک نعمۃ تمنھا علی ان عبدت بنی اسرائیل

یعنی فرعون نے موسےٰ سے کہا کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے گھر میں نہیں پالا اور کیا تو نے ہمارے ساتھ رہ کر سالہا سال اپنی زندگی نہیں گزاری ۔۔۔۔ موسےٰ نے کہا تم میری ذات پر یہ چھوٹا سا احسان جتاتے ہو۔ مگر اپنے اخلاق کا یہ پہلو بھول جاتے ہو کہ تم نے میری ساری قوم بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔

پس قوموں کا حق خود اختیاری ایک ایسا بنیادی حق ہے جو ہر زمانہ میں مسلم ہے۔ اور کسی دوسری قوم کو اس حق میں روک ڈالنے یا اس میں بے جا دست اندازی کا اختیار نہیں۔ پس اگر مسلمانوں کی اکثریت اپنے لئے پاکستان پسند کرتی ہے تو محض اس کی یہ خواہش اور اس کا یہ مطالبہ ہی اس کے جواز کی دلیل ہے۔ اور ہندوؤں یا انگریزوں کو اس رنگ میں اس میں روک ڈالنے کا کوئی حق نہیں۔ یہ کہنا کہ پاکستان کی سکیم میں یہ نقص ہے یا وہ نقص ہے۔ یا یہ کہ پاکستان کا مطالبہ مسلمانوں کے لئے نقصان دہ ہے یا یہ کہ پاکستان کی نسبت فلاں سکیم مسلمانوں کے لئے زیادہ مفید ہو سکتی ہے۔ ایک مشورہ کی حیثیت میں تو قابل اعتراض نہیں۔ کیونکہ مشورہ کی صورت میں مشورہ لینے اور دینے والے دونوں سمجھتے ہیں کہ یہ ایک حق مشورہ ہے۔ اور مشورہ لازمی نہیں کہ وہ ہر صورت قبول کیا جاوے اور آخری فیصلہ بہرحال اسی قوم کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ جس نے اپنے گھر کے انتظام کو چلانا ہے۔ مگر اس معاملہ میں مشورہ کی حد سے نکل کر جبر و استبداد کا رنگ اختیار کرنا اور اپنی مرضی کو دوسری قوم کی مرضی پر اس طرح ٹھونسنا جس طرح کہ ایک فاتح اپنے مفتوح پر اور ایک آقا اپنے ماتحت پر حکم چلاتا ہے یقیناً ایک

مطبوعہ ... صاحب قادیان پرنٹر و پبلشر ... ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل سے شائع ہوا

ہی ہمیشہ قائم رکھنا قبیح فعل ہے جس
کی دنیا کا کوئی ضابطہ اخلاق اجازت نہیں
دیتا۔ مگر افسوس ہے کہ آج کل دنیا کی ہر بڑی
قوم اپنے کمزور ہمسایوں کے ساتھ یہی کھیل
کھیل رہی ہے۔ اور کوئی نہیں پوچھتا۔ قومی
یا انفرادی آزادی فطرت کا ازلی اصول
ہے۔ اور اس اصول میں صرف اسی قسم کی
استثناء جائز ہے جس طرح کہ بعض اوقات
ایک آزاد انسان کو اس کے کسی جرم کی وجہ
سے وقتی طور پر قید خانہ میں ڈال دیا جاتا ہے
پس ماسوائے اس کے کہ ہندوستان کے
مسلمان مجرم قرار دیئے جا کر آزادی کے
حق سے محروم کر دیئے جائیں۔ ان کا حق
خود اختیاری کا مطالبہ ایک جائز فطری
مطالبہ ہے۔ جس کے متعلق دوسرے
لوگ ایک ہمسایہ کی حیثیت سے مخلصانہ
مشورہ پیش کرنے کا حق تو بے شک رکھتے
ہیں۔ مگر اسے استبدادی رنگ میں روکنے
کا حق نہیں رکھتے۔

اس جگہ اوپر کے سوال کا دوسرا
پہلو سامنے آتا ہے کہ آیا قوموں کا حق
خود اختیاری جسے آج کل کی سیاسی اصطلاح
میں رائٹ آف سلف ڈیٹرمینیشن
(Right of Self Determination) کہتے ہیں۔
ایک غیر مشروط حق ہے۔ جو ہر صورت
میں ہر قوم کو حاصل ہونا چاہیئے۔ یا کہ یہ
بعض خاص شرائط اور بعض خاص حالات
کے ساتھ مشروط ہے۔ اور صرف اسی
صورت میں کسی قوم کو یہ حق حاصل ہوتا
ہے۔ جبکہ اس میں یہ خاص شرائط اور یہ
خاص حالات پائے جائیں؟ یہ ایک اہم
سوال ہے جو دراصل اس ساری بحث کی
جان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا میں کوئی حق
بھی خواہ وہ افراد سے تعلق رکھتا ہو یا کہ
اقوام سے غیر مشروط (absolute)
طور پر یعنی گردوپیش کے حالات سے آزاد
ہو کر محض فلسفیانہ رنگ میں قابل تسلیم نہیں
ہے بلکہ جس طرح دنیا میں ہر چیز کو ایک
نسبتی (relative) حیثیت حاصل
ہے اسی طرح قوموں کا حق خود اختیاری
بھی غیر مشروط نہیں ہے بلکہ گردوپیش کے
حالات کی روشنی میں نسبتی حیثیت رکھتا
ہے۔ اور سارے حالات کے ساتھ مد نظر رکھے
جانے کے بعد قابل عمل ہوتا ہے۔ و غیرہ وغیرہ۔
ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اصولاً
یہ نظریہ درست ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب
نہیں کہ گردوپیش کے حالات کو اتنی اہمیت
دے دی جائے کہ ان کی وجہ سے کسی قوم
کا اصل حق ہی باطل ہو جائے۔ یا یہ کہ
گردوپیش کے حالات کو آلہ بنا کر کسی قوم
کو اس کے جائز حق سے محروم کر دیا جائے
اگر مسلمانوں کو اس قسم کی وجوہات کی بناء
پر ان کے حقوق سے محروم کیا جائے
تو یقیناً یہ اسی قسم کا ظلم ہوگا جو آج تک
انگریزی امریت ہندوستان کو اس کی آزادی
سے محروم رکھنے کے لئے روا رکھتی آئی
ہے۔ دراصل حق آزادی خالق فطرت کی
پیدا کردہ موٹر کا درجہ رکھتا ہے۔ اور گردوپیش
کے حالات زیادہ سے زیادہ ایک بریک
کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور کوئی عقلمند ڈرائیور
بریک کے استعمال کو اس حد تک نہیں
پہنچاتا۔ کہ موٹر ایک ناکارہ وجود بن کر ہمیشہ
کے لئے کھڑی ہو جائے۔ موٹر بہرحال چلنے
چلانے کے لئے بنتی ہے اور بریک کا وجود
صرف موٹر کو اپنے رستے سے اکھڑ جانے
اور دوسرے ٹریفک کے ساتھ ٹکرانے
سے بچانے کے لئے مقصود ہے۔ اور جو شخص
اس بریک کو موٹر کے ناکارہ کرنے کے لئے
استعمال کرتا ہے۔ وہ یقیناً یا تو ایک نادان
دوست ہے اور یا ایک بدنیت دشمن۔

اس نظریہ کے ماتحت اگر ہم غور کریں
تو قوموں کا حق خود اختیاری پانچ اہم
شرطوں کے ساتھ مشروط قرار پاتا ہے۔
پس جہاں بھی یہ شرطیں پائی جائیں گی وہاں
کسی دوسرے اجارہ دار کا کسی قوم
کو اس کے حق خود اختیاری سے محروم کرنا
ایک ظلم عظیم ہوگا۔ لیکن جہاں یہ شرطیں نہیں
پائی جائیں گی۔ وہاں کسی قوم کا حق خود اختیاری
کا مطالبہ بھی جائز نہیں سمجھا جائے گا بلکہ
اس صورت میں اس قوم کا فرض ہوگا
کہ اپنے ہمسایہ قوموں کے ساتھ مل کر کوئی
مشترک اتحادی نظام قائم کرے
یہ پانچ شرطیں جیسا کہ حق و انصاف
کا تقاضا ہے یہ ہیں۔

اول مذہب کا اختلاف۔ ظاہر ہے کہ مذہب افراد اور قوموں کی زندگی پر بھاری اثر رکھتا ہے

(باقی صفحہ ۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی مجلس علم و عرفان

کیا دنیا میں منافرت اور جنگ و جدال بھی خدا تعالیٰ کی مرضی کے ماتحت ہوتے ہیں؟

۱۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ ہش مطابق ۱۱ مئی ۱۹۴۷ء

آج بعد نماز مغرب کی مجلس میں جناب
پروفیسر [illegible] صاحب [illegible] گورنمنٹ
کالج لدھیانہ نے جو تعلیم الاسلام کالج میں
کیمسٹری کے پریکٹیکل کا امتحان لینے کے
لئے بطور ممتحن تشریف لائے یہ سوال
پیش کیا کہ دنیا میں ایک طرف تو ہم
دیکھتے ہیں کہ انسان میں ایک دوسرے
سے منافرت ہے اور جنگ و جدال پایا جاتا
دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کے حکم
کے بغیر پتہ بھی نہیں ہل سکتا ہے۔ پھر کیا
انسانوں میں ایک دوسرے سے منافرت اور
جنگ و جدال بھی خدا کی مرضی کے ماتحت ہوتا ہے؟

حضور نے اس کا مفصل جواب بیان
فرمایا۔ جس کے سننے کے بعد جناب پروفیسر
صاحب نے کہا میں نے مستفید ہونے والوں سے
آپ کے متعلق جو کچھ سنا ہوا تھا۔ آج میں
نے اس کو لاکھوں اور کروڑوں درجے زیادہ
پایا۔ اور اس گفتگو سے بہت فائدہ اٹھایا۔
حضور نے اس سوال کے جواب میں جو تقریر
فرمائی ممکن نہیں کہ مختصر الفاظ میں اس کی
صحیح کیفیت بیان کی جا سکے۔ تاہم کسی قدر
نقشہ ذہن میں لانے کے لئے چند سطور درج
کی جاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ اس قسم کا اعتراض
اس وقت بھی پیش کیا گیا تھا جب قرآن
نازل ہو رہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے رد کرتے
ہوئے فرمایا کہ اگر خدا اس قسم کی باتوں کو
پسند کرتا تو پھر نبی اور مصلح کیوں بھیجتا۔
خدا کی طرف سے انبیاء کا آنا ہر زمانہ میں
آنا اور ہر قوم میں آنا اس بات کا ثبوت ہے
کہ خدا تعالیٰ نے انسانوں میں منافرت اور
جنگ و جدال کو پیدا نہیں کیا۔ اور نہ وہ
انہیں پسند کرتا ہے۔ دراصل خدا تعالیٰ نے
انسان کو طاقتیں دے کر بھیجا۔ جنہیں وہ اچھے
طریق سے بھی استعمال کر سکتا ہے۔ اور
برے طریق سے بھی۔ خدا تعالیٰ نے کئی نبی
اور مصلح بھیجے اور درست طریق بتانے کے
لئے آئے۔ پس جو اچھا راستہ اختیار کرتا
ہے وہ اچھا بن جاتا ہے۔ اور جو برا راستہ
اختیار کرتا ہے۔ وہ برا قرار پاتا ہے۔ یہی
بات کہ خدا تعالیٰ سب کو نیک کیوں نہیں بنا
دیتا۔ اگر مجبور کر کے ایسا کرتا تو انسان انعام کا
مستحق نہ ہوتا۔ دنیوی حکومتیں جو امتحان مقرر کرتی ہیں
ان میں کامیاب ہونے والوں کو [illegible]
[illegible] عمل کرنے کے لئے [illegible] بلکہ جو اپنی
کوشش سے اچھا عمل کرتا ہے وہ انعام کا مستحق
ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے انسانوں کو [illegible]
جب قرآن کریم کے مطابق یہ درست نہیں کہ
یہ جنگ و جدال بھی خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشاء
کے ماتحت ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں جب بگاڑ پیدا
ہوا۔ تو انہوں نے خود اسلام سے [illegible]
تراش لیے [illegible] اور بگاڑ
[illegible]۔ موجودہ زمانہ میں بھی جب لوگوں
نے سچے مذہب کی تعلیموں کو چھوڑ دیا۔
اور جھگڑے فساد پیدا ہو گئے۔ تو خدا تعالیٰ
نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
بھیجا۔ آپ نے اپنے ملک کی مختلف
قوموں ہندو مسلمانوں کو صلح کا پیغام دیا۔ اور
دعوت دی کہ [illegible] اور کوشش کی کہ
[illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
عزت کریں [illegible] جھگڑے
ختم ہو سکتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے ہندو مسلم اتحاد
کے اصل طریق بیان فرمائے [illegible] سلسلہ
میں فرمایا کہ ہندوستان میں لیڈروں کی
کمی نہیں [illegible] ہے۔ لیڈر [illegible]
[illegible] کہ کوئی بات ہی [illegible]
کے خلاف نہ ہو جائے [illegible] اگر صحیح
رنگ میں [illegible] نہیں کر سکتے [illegible]

اور خصوصاً مشرقی ممالک میں تو اسے وہ حیثیت حاصل ہے۔ جسے موجودہ زمانہ کے مغربی قوموں کے لوگ تاہنوز خیال میں بھی نہیں لا سکتے ہیں وہ الگ الگ مذہب رکھنے والی قوموں کا ایک نظام میں منسلک ہونا یقیناً اپنے اندر ملکی و سیاسی سے خطرات رکھتا ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مذہب کے اختلاف سے محض کسی جزوی عقیدہ کا اختلاف مراد نہیں ہے۔ بلکہ بنیادی یہ اصولی اختلاف مراد ہے جو اختلاف نوعیت سمجھا جاتا ہے جو بنیادی امور پر مشتمل ہو۔ اور عام طور پر یہ بنیادی امر دو ہیں یعنی (الف) بانی مذہب کا مختلف ہونا اور (ب) مذہبی کتاب کا مختلف ہونا۔ پس وہی قوم دوسری قوموں سے الگ ہونے کی حقدار سمجھی جا سکتی ہے جس کا مذہبی بانی دوسری قوموں کے مذہبی بانیوں سے اور جس کی مقدس کتاب دوسری قوموں کی مقدس کتابوں سے جدا ہے کیونکہ یہ امور ایسے ہیں جن سے مختلف قوموں کا اختلاف نہایت وسیع اور گہرے اثرات رکھتا ہے

دوم۔ تہذیب و تمدن (Culture) کا اختلاف۔ یہ اختلاف بھی مذہبی عقائد کے اختلاف کی طرح حد درجہ وسیع اثر ہے اور جہاں یہ اختلاف موجود ہو۔ وہاں دو قوموں میں کامل اتحاد کی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جس طرح ایک دوسرے کا کھانا اور [illegible] کے ساتھ پوری طرح ایک جان ہو سکنے کی بات کو چاہتا ہے کہ یہ دونوں ایک قسم کے [illegible] مگر دونوں کا درجہ حرارت بھی اپنے کمال میں ایک جیسا ہو۔ اسی طرح قوموں کا باہمی اتصال و اتحاد بھی تہذیب و تمدن کی یگانگت کا متقاضی ہے۔ اور وہ ملک کبھی بھی اتحاد کی برکتوں سے مستفید نہیں ہو سکتا۔ جس میں دو قومیں مختلف تمدن و تہذیب و تمدن رکھنے والی پائی جائیں۔

سوم۔ قومی ضروریات کا جدا جدا ہونا کہ اگر ایک قوم کی ضروریات دوسری قوم سے مطلق مختلف ہیں۔ تو پھر جب تک ان قوموں کے لئے الگ علیحدہ نظام قائم نہ کیا جائے وہ ان کی ضروریات کو بصورت احسن پورا کر سکتا ہو اس وقت تک یہ قوم کبھی بھی دوسری قوم کے سایہ میں پوری ترقی نہیں کر سکتی۔

چہارم۔ کسی قوم کا کسی علیحدہ ملک یا ملک کے کسی معین اور معقول حصہ میں بصورت اکثریت آباد ہونا۔ بعض اوقات ایک ملک میں دو جدا جدا قومیں آباد ہوتی ہیں مگر وہ ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح ملی جلی صورت میں آباد ہوتی ہیں کہ الگ الگ مذہب اور الگ الگ تہذیب و تمدن رکھنے کے باوجود ان کے لئے علیحدہ علیحدہ نظام حکومت کا قیام ناممکن ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں ان کی مختلف کو جدا کرنا کسی قوم کے لئے بھی فائدہ کا موجب نہیں ہوتا بلکہ فتنہ و فساد اور جھگڑوں کے موقعوں کو بڑھا دیتا ہے۔ پس حق خود اختیاری (Right of Self-determination) کے استعمال کے لئے یہ بھی ایک ضروری شرط ہے کہ جو قوم اس کی مدعی ہے۔ وہ کسی علیحدہ ملک میں یا ملک کے کسی علیحدہ اور معین اور معقول حصہ میں نمایاں اکثریت کے رنگ میں آباد ہو۔

پنجم۔ مندرجہ بالا شرطوں کے علاوہ یہ شرط بھی ضروری ہے کہ قوم کی اکثریت میں اس بات کی خواہش اور مطالبہ پایا جائے۔ کہ ہمارا نظام جدا ہونا چاہیئے یہ شرط اس لئے ضروری ہے۔ کہ اگر باوجود مذہبی اور تمدنی اختلاف کے ایک قوم اپنے مخصوص حالات کے ماتحت دیگر ہمسایہ قوموں کے ساتھ مل کر ایک ہی نظام میں منسلک رہنا چاہتی ہے۔ تو یہ ایک مبارک خواہش ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ایسی قوم کو خواہ مخواہ مجبور کر کے علیحدگی کی جانب دھکیلا جائے۔ اس کے مقابل پر جب ایک قوم کی اکثریت میں علیحدگی کی خواہش موجود ہو۔ تو اسے مجبور کرنا کہ کسی دوسری قوم کے ساتھ مل کر رہے یہ بھی ایک بھاری ظلم ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں حق خود اختیاری کا تقاضا ہے کہ اسے علیحدہ ترقی کا موقعہ دیا جائے۔

یہ وہ پانچ اصولی شرائط ہیں جن کے جمع ہونے پر ایک قوم کو عقل و انصاف کی رو سے حق خود اختیاری حاصل ہو جاتا ہے۔ اور ان کے بعد اسے اس حق سے محروم کرنا ویسی ہی جابرانہ آمریت ہے جیسی کہ یورپ والے مشرقی ممالک پر روا رکھنے کے عادی ہیں۔ یہ کہنا کہ ملک کا حصہ الگ ہو کر اپنی حکومت کو آزادانہ رنگ میں نہیں چلا سکے گا۔ یا یہ کہ اس طرح وہ دوسری زبردست قوموں کا شکار بن جائے گا۔ یا ملک کا اقتصادی شیرازہ بگڑ کر تباہ ہو جائے گا یا یہ کہ وہ ملک کے دوسرے حصوں میں جو اس کے بھائی بند آباد ہیں۔ اپنا اثر و رسوخ کھو بیٹھے گا۔ اپنے اندر ناصحانہ انداز تو ضرور رکھتا ہے۔ اور اس جہت سے کسی قوم کو ایسی نصیحت کے سننے سے انکار نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر ان باتوں کی وجہ سے کسی قوم کی خواہش اور مطالبہ کو رد کر کے اسے ایک خلاف مرضی نظام کی ماتحتی قبول کرنے پر مجبور کرنا ہرگز انصاف کا منشا نہیں۔ آخر جب ہندو کو انگریز کی غلامی سے آزاد ہونے کا حق ہے۔ تو مسلمان کو ہندو کی غلامی سے آزاد ہونے کا حق کیوں نہیں؟ اور جب ہندو انگریز سے یہ کہنے کا حق رکھتا ہے۔ کہ تمہارے خیال میں ہماری حکومت ہمارے لئے ایک بھاری زحمت ہی سہی۔ مگر ہر حال ہم اسے اپنے سے اچھا نہیں سمجھتے۔ اور اپنے ملک میں اپنے رنگ کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو مسلمان کیوں اسی دلیل کی بنا پر علیحدہ نظام قائم نہیں کر سکتا؟ یہ تقاضا فطرتی تقاضا اور ہر حال سب انسانوں کے لئے ایک ہے۔ تو پھر ایسا کیوں ہو کہ ہندو کے لئے انگریز کے ساتھ معاملہ کرنے کا تقاضا اور ہو۔ اور مسلمانوں کے ساتھ معاملہ کرنے کے لئے اور؟ ہاں اگر مسلمان ہندوستان کے کسی معین حصہ میں علیحدہ طور پر اکثریت کی صورت میں آباد نہ ہوتے یا ان کا مذہب و تمدن ہندوؤں کے مذہب اور تمدن سے الگ نہ ہوتا یا ان کی قومی ضروریات ہندوؤں کی قومی ضروریات سے جدا نہ ہوتیں یا باوجود ان ساری باتوں کے ان میں علیحدگی کی خواہش نہ ہوتی۔ تو بے شک ہندوؤں کا [illegible] درست تھا۔ لیکن جب کہ حق خود اختیاری کی ساری شرائط موجود ہیں۔ تو پھر مسلمانوں کو اس حق سے محروم کرنا نہ صرف قرین انصاف نہیں بلکہ ملک میں ایسے فتنہ کے بیج بو دینے کے مترادف ہے کہ جو آئندہ چل کر انگریزی آمریت سے بھی زیادہ بھیانک صورت اختیار کر سکتا ہے۔

پس موجودہ حالات میں ہندوؤں کے لئے صرف ایک ہی معقول اور منصفانہ رستہ کھلا ہے اور وہ یہ کہ وہ دل کی سچی تبدیلی ثابت کر کے مسلمانوں کو ایسی محبت اور مستقل مراعات اور ایسے یقینی تحفظات دے دیں کہ ان کے دل میں علیحدگی کی خواہش خود بخود مدھم پڑ جائے۔ اور وہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر ایک مشترک نظام میں رہنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور یہ صورت ہرگز ناممکن نہیں۔ مسلمان طبعاً نیک دل ہے۔ اور [illegible] کے اصول کی قدر [illegible] ہے جب کہ جو بات جبر سے حاصل نہیں ہو سکتی وہ محبت کی تدبیر سے حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ محبت کی قوت جبر کی طاقت سے بہت زیادہ موثر ہے۔ افسوس کہ [illegible] کی کشش [illegible] کبھی زیادہ دور [illegible] دیکھو کہ اصولاً قربانی کا فرض ہندوؤں کے ذمہ ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں ان کی اکثریت ہے اور دولت و تعلیم میں بھی وہ مسلمانوں سے بہت آگے ہیں۔ [illegible] فراخ دلی کے ساتھ مسلمانوں کو اسلامی صوبوں میں کامل اور حقیقی خود اختیاری [illegible] تحفظات [illegible] دے دیں [illegible] مطالبہ [illegible] پورا ہو جاتا ہے [illegible] ہندوستان کی [illegible] کوشش [illegible] ہندوستان ایک خوفناک جنگ کی آگ سے نکل کر دوسری خوفناک جنگ کی آگ میں جا گرے گا۔ [illegible] ہندوستان [illegible] رہے گا [illegible] اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ باقی تفاصیل کا بیان کرنا موجودہ حالات [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی مجلس علم و عرفان

بقیہ ۱۰ ماہ ہجرت مطابق ۱۰ مئی ۱۹۵۶ء

قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں

قرآن کریم میں نسخ کے متعلق فرمایا۔ نسخ ماننے والے علماء میں نسخ کے متعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ قرآن کی بعض آیتیں بعض کو منسوخ کر دیتی ہیں (۲) بعض کہتے ہیں۔ سنت متواتر بھی قرآن کریم کی آیات کو منسوخ کر دیتی ہے (۳) بعض کہتے ہیں احادیث متواترہ بھی منسوخ کر دیتی ہیں اور (۴) اگر کسی روایت کے متعلق علماء کا خیال ہو کہ صحیح ہے۔ اور اس کے راوی پکے ہونے والے ہیں۔ تو کہتے ہیں ایسی ایک حدیث بھی قرآن کریم کی آیت کو منسوخ کر سکتی ہے۔

مگر یہ سب خیالات لغو اور باطل ہیں۔ اور قرآن کریم کے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ قرآن کریم کی مصدق شہادتیں ان کو رد کرتی ہیں۔ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ اگر یہ خدا کے سوا کسی غیر کی طرف سے ہوتا۔ تو اس میں اختلاف کثیر پایا جاتا۔ دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اگر قرآن میں نسخ ہو تو ضروری ہے کہ اس میں اختلاف کثیر ہو کیونکہ کوئی آیت منسوخ اسی صورت میں قرار دی جا سکتی ہے جبکہ دوسری آیت سے اس کا اختلاف ہو۔ پایا جا سکتا ہے کہ قرآن میں اختلاف کثیر تو نہیں مگر اختلاف قلیل ضرور پایا جاتا ہے اس لئے نسخ ثابت ہے لیکن یہ دلیل غلط ہے۔ مگر دراصل اس آیت کے معنی کرنے میں پہلے لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ جب کوئی اہم مسئلہ ہو۔ تو ایک بات میں اختلاف بھی اختلاف کثیر ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے متعدد کی نہیں کہ بہت سی باتوں میں اختلاف ہو۔ پس اختلاف کثیر کے یہ معنی ہیں کہ ایک اہم بات دوسری کے خلاف بیان کی جائے۔ خواہ ایک ہی بات ہو۔ یہ اختلاف کثیر ہوگا۔ مفسرین نے اس آیت کے معنی کرنے میں غلطی کی ہے۔ اختلاف کثیر بے شک تعدد کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ لیکن ایک بات میں اہم اختلاف ہو تو اسے بھی اختلاف کثیر کہیں گے۔ پس اس آیت کے یہ معنی ہیں۔ کہ قرآن میں کوئی دو آیتیں ایک دوسری کے خلاف نہیں ہیں۔ وہ مختلف اور متضاد باتیں نہیں بیان کرتیں۔ قرآن میں کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں۔ جس میں اختلاف کثیر ہو۔ اور جسے دوسری آیات سے تطبیق نہ دی جا سکے۔ اور یہی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ قرآن میں نسخ نہیں ہے۔

آزاد ہندمیں مذہب تبدیل کرنے کی اجازت

سلسلہ کلام میں حضور نے فرمایا۔ حال ہی میں نے کانگرسی لیڈروں سے پھر دریافت کرایا۔ کہ آزاد ہند میں مذہب تبدیل کرنے کی اجازت ہوگی یا نہیں۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے پہلے تو یہی کہا کہ بحث کا یہ وقت ہے اس وقت اس قسم کا سوال نہیں اٹھانا چاہیئے گاندھی جی نے بھی ٹالنے کی کوشش کی۔ لیکن پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے لکھ دیا کہ آزاد ہند میں کوئی وجہ نہیں کہ مذہب تبدیل کرنے کی آزادی نہ ہو۔ اس کے بعد گاندھی جی نے اور مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے بھی اس کی تصدیق کر دی ہے۔

تعویذ اور دم

ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ تعویذ اور دم کے متعلق ایک طرف تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ منع ہے۔ اور دوسری طرف جواز کا بھی کچھ پتہ لگتا ہے۔ یہ اختلاف کیوں ہے۔ فرمایا۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض چیزوں میں فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اور مضرت بھی۔ قرآن کریم میں شراب کے متعلق آتا ہے۔ کہ اس میں نفع بھی ہے اور نقصان بھی۔ مگر مضرت زیادہ ہے اس لئے اس سے خدا تعالیٰ نے منع کر دیا۔ یہی حال تعویذ اور گنڈے کا ہے۔ یہ مسمریزم کی ایک قسم ہے۔ کمزور طبیعت والے پر اس کا ایسا اثر پڑ جاتا ہے۔ کہ اسے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اور عصب سے جو بیماریاں تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں تعویذ اور دم کا اثر ہوتا ہے کیونکہ اعصابی بیماری والا تعویذ وغیرہ سے یہ سمجھتا ہے کہ اسے ایک ایسی چیز مل گئی ہے۔ جو اس کی حفاظت کر سکتی ہے۔ خواہ وہ حقیقت میں کچھ بھی نہ کر سکتی ہو۔ اس کا نتیجہ بیمار میں جو طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ بعض اوقات بیماری پر غالب آ جاتی ہے اور بیمار تندرست ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تعویذ وغیرہ میں کچھ فائدہ تو ہوا۔ مگر اس طرح دل اور دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اس کا اثر آگے اولاد پر پڑتا ہے۔ اور یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اس وجہ سے اسلام نے اس سے منع کر دیا۔ مگر بعض اوقات۔ مجبوری میں جب کوئی دوسرا علاج نہ ہو تو اگر بیمار کی تسلی کے لئے دعا کر کے دے دیا جائے۔ تو حرج نہیں۔ مگر اس کو عقیدہ سمجھنا اور اس کے درست ہونے پر ایمان لانا اور تعویذ لکھنے والوں کی بزرگی کی علامت قرار دینا یہ جائز نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہتمم مرکز تنظیم اہلسنت کا مناظرہ سے فرار

حفظ امن کے انتظام سے دیدہ دانستہ گریز

ڈیرہ اسماعیل خاں (نامہ نگار) ڈیرہ اسماعیل خاں میں مدرسہ تعلیم کا سالانہ جلسہ تھا۔ جس پر لال حسین صاحب اختر اور سید نور الحسن صاحب بخاری جو اپنے آپ کو مہتمم مرکز تنظیم اہلسنت لاہور بتلاتے ہیں تشریف لائے۔ اور حسب معمول احمدیت کے خلاف تقریریں کیں۔ اور مناظرہ کا چیلنج کیا۔ اس چیلنج کو سیکرٹری جماعت احمدیہ نے منظور کرتے ہوئے شرائط طے کرنے کی کوشش کی اور حسب ذیل مسودہ مرتب کیا گیا۔

شرائط مناظرہ ما بین جماعت اہلسنت و جماعت احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خاں۔

(۱) تین مضمون زیر بحث لائے جاویں گے۔ مدعی جماعت اہلسنت ہوگی اور ایک میں جماعت احمدیہ۔

(۲) مضامین حسب ذیل ہوں گے

(الف) حیات حضرت مسیح علیہ السلام۔ مدعی جماعت اہلسنت مجیب جماعت احمدیہ۔

(ب) ختم نبوت۔ مدعی جماعت اہل سنت۔ مجیب جماعت احمدیہ۔

(ج) صداقت جناب مرزا صاحب۔ مدعی جماعت احمدیہ۔ مجیب جماعت اہلسنت۔

(۳) ہر جماعت کا ایک صدر ہوگا جو شرائط کی پابندی اور امن کے قیام کا ذمہ دار ہوگا۔ دوسرے مناظر اور صدر صاحبان کے کسی کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔

(۴) ہر جماعت اپنے اپنے ممبران کی قرونسے (؟) امن کی ذمہ دار ہوگی۔

(۵) پہلی تقریر مدعی کی ہوگی۔ اور آخری بھی

(۶) پہلی تقریر پندرہ پندرہ منٹ بعد ازاں دس دس منٹ کی ہوگی۔

(۷) ہر مناظرہ تقریباً دو گھنٹوں کا ہوگا۔

(۸) فریقین صرف کتاب اللہ۔ ارشادات نبویہ کے بعد اقوال۔ تحریرات جناب مرزا صاحب پیش کر سکیں گے۔ منقول چیزیں جماعت احمدیہ پر حجت اور جماعت اہلسنت پر بھی جو چیزیں حجت۔

(۹) مناظرہ کی تاریخ کا تعین جماعت احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔ لیکن مناظرہ کی تاریخ سے پندرہ دن پیشتر اس کا اعلان فضل میں کر دیا جائیگا۔ اور مرکز تنظیم اہلسنت کو بذریعہ خط بھی اور مقامی جماعت اہلسنت کے ذمہ دار مولانا سراج الدین صاحب کو تحریری اطلاع کر دی جائیگی۔

(۱۰) جو جماعت تاریخ مقررہ پر جو ایک ماہ کے بعد ہوگی اپنے مناظر مہیا نہ کر سکی یا ان فیصلہ شدہ شرائط کے مطابق مناظرہ کرنے سے گریز کرے گی۔ تو مخالف فریق کو آج کی تاریخ سے ایک ماہ بعد ہر قسم اور ہیٹ فارم پر اس کی شکست کے اعلان کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(۱۱) مناظرہ کوٹلی نواب صاحب ڈیرہ پر کسی مقام میں ہوگا

الف۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ دستخط محمد حسین

الف۔ مہتمم تنظیم اہلسنت سید نور الحسن بخاری

چونکہ ان شرائط پر ڈیرہ اسماعیل خاں کے امن کی کسی نے دستخط نہ کئے اور کسی معقول عذر ... ایک مقامی مولوی سراج الدین صاحب کو ان ... اس تحریر پر بطور ضمانت دستخط کرنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے پہلے ایک بہانہ بنایا اور پھر ... بطور ضمانت دستخط کرنے کا مطالبہ کیا گیا جس کا ... یہ تھا کہ ڈیرہ اسماعیل خاں کا کوئی ذمہ دار ... کی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں۔ اس پر ...

اے جماعت احمدیہ کے افرادا

اپنی معذوری کی سواریوں کی گردنیں کاٹ دو

خدا کا خلیفہ تمہیں پکارتا ہے

جماعت احمدیہ! آج ہمارے امام نے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ ہر سال ایک نیا احمدی بنائے گا۔

(۲) آج ہمارے امام نے ہم سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ہر احمدی ہر سال ... دوستوں کے ... تبلیغ کے لئے وقف کرے۔

نہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ اس کے لئے علاقے مقرر کر دے ... تبلیغ ... کرے گا۔

کراچی میں احمدیہ کمیشن ایجنسی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضور العزیز کے دورہ کے وقت چوہدری نذیر احمد صاحب واقف زندگی کو کراچی میں کمیشن ایجنسی قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ... جو دوست کراچی سے ... کاروبار کرنا چاہیں وہ چوہدری نذیر احمد صاحب سے خط و کتابت کریں۔

احباب سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس ایجنسی کو کامیاب بنانے میں پورا پورا تعاون کریں گے۔ فی الحال چوہدری صاحب کا پتہ یہ ہوگا۔

چوہدری نذیر احمد صاحب معرفت احمدیہ لائبریری جمشید روڈ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بروقت مفید مشورہ

عام طور پر لوگ مکان تعمیر کرا چکنے کے بعد بجلی کی وائرنگ کراتے ہیں۔ دیواروں میں سوراخ نکالنے سے یقیناً عمارت کو نقصان پہنچتا ہے۔ آپ تعمیر کے کام کے ساتھ ہی بجلی کی وائرنگ کرا کر اس نقصان سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان نے بجلی کی وائرنگ اور دیگر کام متعلقہ بجلی اعلیٰ پیمانہ پر آپ کی حسب پسند اور بارعائیت کرنے کا انتظام کر رکھا ہے۔

آپکی تسلی ہی ہمارا بہترین معاوضہ ہے

المشتہر:- سید عبدالحی آف منصوری منیجنگ ڈائرکٹر

ڈاکٹر و کیمسٹ صاحبان توجہ فرمائیں

بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان میں مختلف قسم کی ادویات و انجکشن تیار کئے جاتے ہیں

مثلاً

Calcium Gluconate

Emetine Hydrochloride

Quinine Bi-Hydrochloride

Essence of chickens Liver Extract

Caffi Aspirine Tab وغیرہ وغیرہ

مفت پرائس لسٹ و تفصیل کے لئے دفتر کو لکھیں۔ ڈاکٹری لائن سے دلچسپی رکھنے والے محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے

بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان (پنجاب)

اشتہار زیر ضابطہ ۵ - رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

عدالت جناب چوہدری محمد نذیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی سب جج بہادر درجہ اول بھیرہ

مقدمہ دیوانی ۲۳۳ سنہ ۱۹۴۳ء

برجیندر سنگھ ولد ... سنگھ قوم ... بنام لالہ جیون مل سکنہ ... تحصیل بھیرہ

... صاحب بہادر ... دعویٰ بنام لالہ جیون مل ... تحصیل ... مال ... کلرک ... عدالت ... مستغیث جیون مل ... مذکور ... سے ... اشتہار بنام جیون مل مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مذکور تاریخ ۲۶ ... ۱۹۴۴ء کو مقام ... حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۶ ... ۱۹۴۴ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دستخط حاکم

مہر عدالت

مستورات کی صحت کی حقیقی ضامن

(بیٹیرہ صاحب حکیم ... صاحب مرحوم ... کی ایجاد)

ہمدم نسواں!

لیکوریا اور اس سے پیدا شدہ تمام زنانہ امراض، کمر درد، سر درد، دم چڑھنا، پنڈلیوں میں درد، بھوک نہ لگنا، بانجھ پن کو دور کرنے کے علاوہ عورتوں کو تندرست اور اولاد پیدا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ قیمت مکمل کورس ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصول

منیجر دواخانہ مرحوم حکیم علی ... قائم شدہ ۱۹۰۱ء بیرون ... دروازہ لاہور سے طلب فرمائیں

ضرورت ہے

ایک اعلیٰ قائم شدہ چائے کی کمپنی میں بطور سیلز مین آرگنائزرز سپروائزرز۔ ڈپو منیجرز اور سند یافتہ اکاؤنٹنٹ پنجاب دہلی صوبہ سرحد بلوچستان اور کشمیر میں تقرر کیلئے امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو امیدوار کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہو۔ درخواست کے ساتھ نقول اسناد بھی شامل کی جائیں۔ تنخواہ قابلیت اور تجربہ کے مطابق دی جائیں گی

درخواستیں معرفت الفضل قادیان ارسال کیجائیں

امرت دھارا کے

ایجنٹ و خریدار صاحبان کیواسطے ایک اور

ضروری اطلاع

امرت دھارا امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ کی دیگر ادویات سے منگائی جب بند کی گئی۔ چاروں طرف سے بہت سے خطوط آنے لگے۔ مگر ان کے ساتھ کسی خریدار نے یہ بھی لکھا کہ وہ بازار میں امرت دھارا خریدنے گئے تو دوکاندار نے ڈیوڑھی قیمت چارج کی اور دلیل یہ دی کہ ہم نے مہنگی خریدی ہوئی ہے۔ جب انسان کو ضرورت ہوتی ہے تو وہ ۱ روپیہ کی بجائے روپیہ دو روپیہ بھی دے جاتا ہے مگر دوکاندار کیواسطے یہ نامناسب ہے جن دوکانداروں کے پاس پہلے کا خریدا مال ہے وہ ہم کو لکھیں۔ مگر گاہک سے قیمت زیادہ نہ لینی چاہئیے۔

خریداروں سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ قیمت لینے والے دوکاندار کا نام اور پتہ ہم کو لکھیں نیز اگر کوئی دوکاندار امرت دھارا مانگنے پر کوئی نقل پیش کرے تو ہرگز نہ لیویں یہ صحت کا معاملہ ہے نقلوں سے ہمیشہ بچنا چاہئیے۔ تاکہ نانک موقعہ پر دھوکہ نہ کھا دیں۔

جن بڑے بڑے ایجنٹوں کے آرڈر بڑی مقدار کے تھے انکو اکٹھا مال بھیجنا مشکل تھا اسواسطے تھوڑا تھوڑا مال بھیجدیا تھا کہ کام چلنا شروع ہو۔ ان کا بقایا مال اب آہستہ آہستہ بھیج رہے ہیں۔ اب انکو بھیجا جاوے کم اور مال نہ بھیجا جاوے گا۔

امرت دھارا کی قیمتیں اس طرح ہیں۔ بڑی شیشی اڑھائی روپیہ نصف شیشی سوا روپیہ اور نمونہ آٹھ آنہ اگر کسی جگہ نہ ملتی ہو تو ہم سے سیدھی منگوائیں۔ مگر زیادہ قیمت کی چیز منگوانی چاہیئے کیونکہ وی پی منگوانے سے محصولڈاک خرچ تو آدھی جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خط وکتابت و تار کا پتہ۔ امرت دھارا۔ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

محترمہ بیگم شاہنواز ایم ایل اے کا مکتوب گرامی!!

۷ مکلارنس روڈ لاہور

مورخہ ۹ مئی ۱۹۴۶ء مکرم حکیم صاحب السلام علیکم۔ ... آپ کے مجرب ... کر دی ہیں۔ آپ نے ایسی نایاب دوا بنا کر ہم سب کو ممنون احسان کیا ہے۔ ... ہماری بہن بھائی ... استعمال کریں گے۔ ... آپ کے ممنون ہوں گے ... کو بالکل آرام ہو گیا ...

... ملنے کا پتہ ... طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دارالامان

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجربہ شدہ نسخہ

اٹھرا کے امراض کیلئے

نہایت مجرب نسخہ ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ ... مکمل خوراک گیارہ تولہ ... روپے۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ایک ضروری تصحیح

کل کے اخبار میں طبیہ عجائب گھر قادیان کے اشتہار میں دس گولیوں کے بجائے ... پونڈ وزن بڑھ گیا" ... لکھا گیا ہے۔ اصل فقرہ یوں ہے "... گولیوں سے ... پونڈ وزن بڑھ گیا"۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

نظام نو انگریزی کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ ... مستقل ... جس سے تمام ... اسلام کی صداقت و فوقیت ... ہے۔ قیمت ... روپیہ کے ... محصولڈاک ...

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے

[illegible]

میاں محمد لطیف صاحب بخیریت [illegible] پہنچ گئے

[illegible]

کراچی ۸ مئی۔ [illegible]

شملہ ۸ مئی۔ [illegible]

پیرس ۸ مئی۔ [illegible]

لاہور ۸ مئی۔ [illegible]

امرتسر ۸ مئی۔ [illegible]

شملہ ۸ مئی۔ مولانا آزاد صدر کانگریس نے فلسطین کے متعلق اینگلو امریکن کمیٹی کی رپورٹ [illegible]

لکھنؤ ۸ مئی۔ [illegible]

قاہرہ ۸ مئی۔ [illegible]

شملہ ۸ مئی۔ [illegible]

لنڈن ۸ مئی۔ [illegible]

شملہ ۸ مئی۔ نوابزادہ لیاقت علی خاں جنرل سیکرٹری مسلم لیگ نے ایک بیان میں [illegible]

لاہور ۸ مئی۔ حکومت پنجاب کے [illegible]

لنڈن ۸ مئی۔ [illegible]

لاہور ۸ مئی۔ [illegible]

لنڈن ۸ مئی۔ [illegible]

واشنگٹن ۸ مئی۔ [illegible]

واشنگٹن ۸ مئی۔ [illegible]

قاہرہ ۸ مئی۔ [illegible]

[illegible]